147867 ـ شادی سے قبل بیوی نے دین والی ظاہر کیا لیکن شادی کے بعد نماز میں سستی کرنے لگی کیا اسے طلاق دے دے

سوال

میں لندن میں رہائش پذیر ہوں، اور ایک اسلامی ملک کی عورت سے صالح ہونے کی بنا پر شادی کی، لیکن شادی کے بعد میں نے اسے صالح نہیں پایا جس طرح اس نے منگنی کے وقت ظاہر کیا تھا، میں نے اس سے شادی دین والی ہونے کی وجہ سے کی تھی نہ کہ اس کے جمال و خوبصورتی اور اس کے مال و دولت اور نہ ہی حسب و نسب کی بنا پر.
میں اب محسوس کرتا ہوں کہ میں شادی میں ناکام ہوا ہوں کیونکہ وہ دین پر عمل نہیں کرتی نہ تو اس طرح جو اس نے ظاہر کیا تھا، اور نہ ہی اس طرح جس کی میں توقع رکھتا تھا، مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی کہ اس سلسلہ میں مجھ پر کیا کرنا ضروری ہے ؟
میری پلاننگ تو یہ تھی کہ میری اولاد امت مسلمہ کے علماء ہو گی، لیکن میں نہیں دیکھتا کہ یہ عورت میرے بیٹوں کی ماں ثابت ہو سکتی ہے، میں نے شادی سے قبل اس کے سامنے اپنا مقصد اور پلاننگ بیان بھی کی تھی.
اور پھر شادی کے بعد تو وہ میری داڑھی کو بھی ناپسند کرنے لگی، حالانکہ شادی سے قبل اس نے کوئی اعتراض نہیں کیا تھا، اور وہ اطاعت بھی نہیں کرتی، بلکہ اپنے عمل پر مصر ہے میں نے اسے ایک بار تو طلاق کی دھمکی بھی دی تھی کہ اگر اس نے میری اطاعت نہ کی تو طلاق دے دونگا، کچھ عرصہ تك تو وہ میری بات ماننے لگی، لیکن پھر وہی روش اختیار کر لی.
میں نے اسے حقیقی اسلامی تعلیمات کی تعلیم بھی دینا چاہی لیکن وہ اس کا اہتمام نہیں کرتی، وہ فجر کی نماز ادا نہیں کرتی اور کہتی ہے کہ اس نے غسل کرنا ہے، لہذا میں نے غسل واجب کرنے والے تعلقات قائم کرنا ہی چھوڑ دیے ہماری شادی کو ابھی صرف دو ماہ ہوئے ہیں کیا میں اسے طلاق دے دوں یا کہ صبر و تحمل سے کام لوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

بلاشك و شبہ دین والی عورت تلاش کرنا سب سے پہلا واجب ہے جو کسی بھی خاوند کے لیے سب سے پہلا واجب ہے جسے شادی کے لیے سب سے پہلے مدنظر رکھنا ضروری ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

راہنمائی بھی یہی ہے.

پھر ہم میں سے ہر ایك تو اس كے مطابق حكم لگاتا ہے جو اس كے سامنے ظاہر ہوتا ہے، وہ اس طرح كہ عورت كے بارہ دریافت كرتا ہے، اور اس كے خاندان كے متعلق پوچھتا ہے، اور شادی سے قبل اس كی حالت دریافت كرتا ہے، یہ نہیں كہ وہ عورت خود جو كچھ ظاہر كرتی ہو اس كو دیكھ كر كوئی حكم لگائے، یا پھر اس كے مظہر كو دیكھ كر كوئی رائے قائم كر بیٹھے یا پھر كسی اور موقف كی بنا پر.

اس لیے اگر وہ اس كے بارہ میں پوچھ گچھ كرتا ہے اور پھر معاملہ اس كی توقع كے برعكس ظاہر ہو تو یہ ایك تقدیری معاملہ ہوگا جس میں اس كا اپنا كوئی دخل نہیں وہ اس كا محتاج ہے كہ اس كے ساتھ كس طرح معاملات كرے، اس پر جو واجب تھا اس نے پورا كر دیا.

دینی التزام اور دیندار ہونا یہ ایك تفصیل طلب امر ہے بعض لوگ چاہتے ہیں كہ اس میں انہیں ان كے مطابق دین والی ملے، جو كہ نفلی روزے بھی ركھتی ہو، اور قیام اللیل بھی كرے اور قرآن مجید كی بھی حافظہ ہو، یا پھر سارا نہیں تو كچھ نہ كچھ حفظ كیا ہو، یا وہ شرعی علم كی ماہر ہو.... اس كے علاوہ اور بھی رغبات ہوتی ہیں.

لیكن بعض دوسرے افراد كی نظر دیندار ہونے كا درجہ مختلف ہوتا ہے.

فی الواقع اس میں لوگ مختلف ہیں، اور اس كا حصول بھی ممكن ہے، اور نہ ملنا بھی ممكن ہے، یہ سب كچھ شادی سے قبل ہے لیكن شادی كے بعد ہمارے سامنے دو چیزیں ہیں:

اول:

یہ كہ وہ دیندار تو ہو لیكن جس كی توقع تھی اس سے كم درجہ كی دیندار ہو یا پھر مطلوبہ درجہ سے كم دین ركھتی ہو، یہ حالت قبول كرنی ممكن ہے، چاہے ہماری امید سے كم ہی ہو جبكہ وہ صرف واجبات و فرائض پر عمل كرتی اور حرام كردہ سے اجتناب كرے.

اور اگر عورت اس واجب حد سے بھی كم درجہ یعنی واجبات و فرائض كی ادائیگی كرتی ہے اور حرام اشیاء سےاجتناب كرتی ہے تو یہ خیر و نجات پر ہے ، ان شاء اللہ، لیكن شرط یہ ہے كہ اس كے ساتھ اس میں خاوند كی اطاعت و فرمانبرداری بھی پائی جاتی ہو.

امام احمد رحمہ اللہ نے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ كی حدیث روایت كی ہے كہ رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب عورت پانچ نمازیں ادا كرتی ہو، اور رمضان كے روزے ركھتی ہو، اور اپنی شرمگاہ كی حفاظت كرے، اور اپنے

خاوند کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے والی ہو، تو اسے کہا جائیگا جنت کے جس دروازے سے داخل ہونا چاہتی جنت میں داخل ہو جاؤ "

مسند احمد حدیث نمبر (1573) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے.

اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس کے بعد مرد و عورت خیر و بھلائی میں ایك دوسرے کا تعاون کریں، اور نفل و نوافل میں ایك دوسرے کے ممد و معاون بنیں، لیکن بڑی مشکل اس وقت پیش آتی ہے جب اطاعت میں اس حد تك کمزوری پیدا ہو جائے کہ واجب کو ترك کرنا شروع کر دیا جائے اور حرام کا ارتکاب ہونے لگے.

امام احمد رحمہ اللہ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے حدیث روایت کي ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ہر عمل کے لیے نشاط و رغبت ہوتی ہے، اور ہر نشاط و رغبت کے لیے ایك مدت ہے، جس کی مدت میری سنت کی جانب ہو تو وہ کامیاب ہے، اور جو اس کے علاوہ ہو تو وہ ہلاك ہو گیا "

مسند احمد حدیث نمبر (6664) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے.

اس کا معنی یہ ہے کہ: انسان پر ایسا وقت بھی آتا ہے جس میں وہ چست ہو کر عبادت و اطاعت کرتا ہے، اور پھر کبھی ایسا بھی وقت آتا ہے کہ جن حالات میں اس پر سستی و کاہلی طاری ہو جاتی ہے، اور وہ اس درجہ سے کم درجہ میں آ جاتا ہے یہ چیز لوگوں کی طبیعت میں معروف ہے، ایسے شخص کی کامیابی کی امید ہے.

لیکن یہ اس وقت ہے جب وہ سستی و کاہلی کے عرصہ میں فرائض کی ادائیگی میں سستی نہ کرے، اگر وہ فرائض کو ترك کر دے یا پھر اس میں سستی کرے تو وہ ہلاك ہو گیا.

اور یہ ہلاکت صرف گناہ کی وجہ سے نہیں کہ وہ گناہ میں پڑ گیا اور ہلاك ہو گیا، کیونکہ ہم سب گنہگار ہیں اور غلطیاں کرتے ہیں، بلکہ یہ ہلاکت تو اس وقت ہے جب یہ چیز انسان کے عام سلوك میں ظاہر ہو اور اس کی حالت پر غالب آ جائے اور گناہ میں پڑ جائے، اور نہ تو وہ متاثر ہو اور نہ ہی نادم ہو کر توبہ کرے، بلکہ وہ گناہ پر اصرار کرنا شروع کر دے یا پھر گناہ کی طرف مائل ہو جائے.

دوم:

آپ نے جو اپنی بیوی کی حالت بیان کی ہے اس سے واضح ہوتا ہے کہ وہ اس سستی و کاہلی میں پڑ گئی ہے جس سے انسان ہلاك ہو جاتا ہے، بلکہ یہ تو اس قسم میں سے ہے جس کی حقیقت میں شك ڈالتا ہے کہ وہ جو دیندار ظاہر کر رہی تھی وہ ایك دکھلاوا تھا، اس لیے جب وہ بعض اطاعات میں سستی کرتی ہے تو پھر اسے آپ کی داڑھی کا

کیا کہ وہ اس سے تنگ کیوں نہ ہو ؟!

اس لیے اب آپ پر واجب یہ ہے کہ آپ اس کی اس حالت میں اس کے لیے سستی نہ دکھائیں، کیونکہ فجر کی نماز میں سستی کرنا بہت بڑا جرم ہے، بلکہ اکثر صحابہ کرام کے ہاں تو یہ کفر مخرج عن الملۃ ہے.

اور شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ بھی اسی کا فتوی دیتے تھے، اس لیے آپ اس کو ایسا نہ کرنے دیں، اور اگر اس میں اس کے لیے غسل مانع ہے تو پھر آپ اسے بغیر غسل کیے سونے ہی نہ دیں، تا کہ اس کا عذر ختم ہو جائے.

واقعتا بیوی کے متعلق آپ کی پریشانی میں ہم بھی آپ کے ساتھ شریك ہیں، اور آپ کو اس سے اولاد پیدا کرنے کے بارہ میں غور و فکر کرنے کا کہتے ہیں، آپ اس کے ساتھ ایك بار پھر کوشش کر دیکھیں، اگر وہ نماز کی صحیح ادائیگی کرتی ہے اور وقت پر نماز ادا کرتی ہے جس میں سب سے پہلے فجر کی نماز ہے، اور پھر آپ کی اطاعت کرتی ہے اور اپنے ذمہ حقوق کی ادائیگی بھی کرے تو آپ کچھ عرصہ اور صبر کریں، اور اس کی حالت کو دیکھیں کہ وہ کیا کرتی ہے، اور آپ اسے کی اصلاح کرتے ہوئے اسے تعلیم دیں، اور اس کے ٹیڑھ پن اور اس کی کمزوری حالت کو برداشت کریں، ہو سکتا ہے اللہ تعالی اسے ہدایت دے اور اس کی حالت کی اصلاح فرما دئے.

لیکن اگر آپ دیکھیں کہ وہ نماز کے معاملہ میں سستی کرنے پر مصر ہے، یا پھر آپ کے دینی معاملہ میں دخل اندازی کرتی ہے، اور آپ کی داڑھی پر اعتراض کرتی ہے، تو پھر اس میں کوئی خیر و بھلائی نہیں.

ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اس سے اولاد پیدا ہونے سے قبل ہی علیحدہ ہو جائیں، کہ کہیں اولاد پیدا ہو جائے اور یقینی مشکلات پیدا ہوں.

مزید آپ سوال نمبر (98624) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو صحیح راہ دکھائے اور آپ کی راہنمائی فرمائے.

واللہ اعلم .